Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 04, October - December 2025, **PP**: 01-19
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کی نبوی تعلیمات اور ہماری ذمہ داریاں

Prophetic Teachings on Combating Environmental Pollution and Our Responsibilities

1. Dr. Kaleem Ullah
kaleem511@gmail.com

Lecturer,
Department of Islamic Studies,
University of Balochistan, Quetta.

How to Cite: Dr. Kaleem Ullah. 2025: "Prophetic Teachings on Combating Environmental Pollution and Our Responsibilities". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (04): 01-19.

Article History:

Received:	**Accepted**:	**Published**:
15-10-2025	15-12-2025	20-12-2025

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کی نبوی تعلیمات اور ہماری ذمہ داریاں

Prophetic Teachings on Combating Environmental Pollution and Our Responsibilities

Dr. Kaleem Ullah
Lecturer,
Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta.
kaleem511@gmail.com

Abstract

This study examines the prophetic guidance related to environmental preservation and situates it within contemporary ecological challenges. Drawing upon Qur'anic principles of balance, moderation, and the purposeful order embedded in creation, the article highlights how the Prophet Muhammad's (peace be upon him) teachings articulate a comprehensive ethic of environmental responsibility. The research surveys major forms of pollution, water, land, air, and noise, and analyzes relevant prophetic instructions that aim to prevent harm, maintain cleanliness, and safeguard natural resources. These teachings address both direct environmental concerns, such as preventing the contamination of water sources, maintaining public hygiene, and discouraging wasteful consumption, as well as broader ecological sensibilities rooted in compassion for all living beings. Although many modern environmental crises are products of industrialization and technological excess, the article demonstrates that the Prophet's principles offer enduring ethical foundations for sustainable living. The concluding section outlines the individual and collective responsibilities that emerge from this prophetic framework and proposes how they can inform present-day efforts to counter environmental degradation. By rediscovering and implementing these teachings with conscious intent, Muslim societies can contribute meaningfully to global environmental stewardship.

Keywords: *Prophetic Teachings, Environmental Ethics, Pollution, Sustainability, Islamic Ecological Principles.*

تمہید

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے زمین پر بنی نوع انسان ودیگر حیوانات کو پیدا اور آباد کیا ہے۔ روئے زمین پر انسان اور حیوانات کی محفوظ اور اطمینان بخش زندگی کو یقینی بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں صاف ستھرے قدرتی ماحول کا تحفہ دیا ہے۔ ماحول کی افادیت برقرار رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ماحول میں ضروریات زندگی کی تخلیق اور مقدار میں توازن وتناسب کا خاص خیال رکھا جس کی طرف قرآن کریم میں اجمالی اور تفصیلی طور پر متعدد آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ القمر میں ارشاد خداوندی ہے کہ:

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ.[1]

ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا ہے۔

"قدر" کا معنی اندازہ کرنے اور کسی چیز کو حکمت ومصلحت کے مطابق اندازے سے بنانے کے ہیں۔[2] جبکہ سورۃ الحجر میں مزید وضاحت ہے کہ:

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ۔[3]

اور کوئی (ضرورت کی) کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کے ہمارے پاس خزانے موجود نہ ہوں، مگر ہم اس کو ایک

معین مقدار میں اتارتے ہیں۔[4]

نبی کریم ﷺ کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعلمین بنا کر بھیجا تھا اس لئے ان کی نظر رحمت صرف انسانوں تک محدود نہیں تھی، بلکہ ان کے ساتھ ساتھ حیوانات اور ہمارے ماحول کے دیگر ضروری عناصر بھی حضور ﷺ کی رحمت پر مبنی تعلیمات وارشادات سے مستفید ہوئے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت اور تعلیمات پر اگر ہم ایک نظر ڈالیں تو یہ بات بخوبی عیاں ہو جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ساری تعلیمات انسانوں کی مصلحت اور فائدے پر مبنی ہیں۔ انسانوں کے اسی فائدے کے پیش نظر نبی کریم ﷺ نے ماحول کی شفافیت بر قرار رکھنے اور اسے آلودہ ہونے سے بچانے کے لئے جو زریں اور رہنما ارشادات فرمائے تھے یا اقدامات اٹھائے تھے وہ سائنسی ترقی کی معراج پر پہنچنے کے باوجود آج بھی بنی نوع انسان کے لئے ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ کے سلسلے میں مشعل راہ ہیں۔ کیونکہ سائنس اور ٹیکنالوجی پر مبنی ایجادات اور ان ایجادات کے بے تحاشا استعمال نے جہاں ایک طرف انسان کی زندگی کو آسان اور پر تعیش بنادیا ہے وہیں دوسری طرف عدل، توازن، اور اعتدال کی اساسی الٰہی تعلیمات کی پاسداری نہ کرنے کی وجہ سے وہی اسباب اور ایجادات اب کرہ ارضی پر انسانی وجود کے لئے خطرے کی گھنٹیاں بجارہی ہیں۔

اس سارے تناظر میں ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ہم ماحول کی شفافیت اور افادیت کو بر قرار رکھنے اور ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی سیرت اور اقوال کا مطالعہ کر کے انہیں ذمہ داری کے ساتھ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں نافذ کریں تاکہ ماحولیاتی آلودگی کی صورت میں انسانیت کو درپیش خطرات کا تدارک کیا جا سکے۔

مقالہ ہذا میں ماحولیاتی آلودگی کی مختلف اقسام کا تعارف اور ان سے متعلق نبی کریم ﷺ کی سیرت اور تعلیمات میں مروی ہدایات پیش کی گئی ہیں اور آخر میں سیرت طیبہ کی روشنی میں اس بارے میں ہماری انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔

ماحول اور ماحولیاتی آلودگی کی تعریف واقسام

ماحول کی سائنسی تعریف میں سائنسدانوں کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ متعدد سائنسدانوں کی طرف سے کی گئی تعریفات کا خلاصہ درج ذیل دو تعریفوں کی صورت میں نکالا جا سکتا ہے:

1. ماحول کی وہ تعریف جس میں بہت عموم (Exclusiveness) ہے، کے مطابق "انسان کے ارد گرد کی ہر چیز، جیسے پانی، ہواء، خشک زمین، فضاء، اور ان میں موجود ہر جامد چیز، حیوان اور نباتات، نیز فطری عوامل اور بشری سرگرمیوں پر محیط مختلف صورتیں، انتظامات اور طاقت وغیرہ"[5] ماحول کہلاتی ہے۔
2. ماحول کی وہ تعریف جو صرف انسان اور زمین پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھے گئے مادی وسائل سے بحث کرتی ہے جس کے مطابق ماحول "وہ مکانی حصار ہے جس میں انسان زندگی گزارتا ہے، بشمول ان انسانی اور قدرتی مظاہر کے جو انسان پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انسان سے اثر کو قبول بھی کرتے ہیں۔"[6] گویا اس تعریف میں ماحول کو انسان کے ارد گرد کے مظاہر اور وسائل فطرت میں منحصر کر دیا ہے۔

حقیقت کے اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو "ماحول" کے عموم والی تعریف راجح معلوم ہوتی ہے، تاہم زیر نظر مقالہ میں چونکہ خاص "ماحولیاتی آلودگی" کے تناظر میں "ماحول" سے بحث کرنا مقصود ہے اس لئے یہاں پر انسان اور مظاہر فطرت کے درمیان تعلق پر منحصر یہ دوسری والی تعریف زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ماحولیاتی آلودگی کی تعریف بھی خاص اسی نکتے کو

پیش نظر رکھ کی جاتی ہے، کیونکہ اس کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ:

> "The contamination of the physical and biological components of the earth/atmosphere system to such an extent that normal environmental processes are adversely affected."[7]

زمین / فضاء کے نظام کے جسمانی اور حیاتیاتی اجزاء کی اس حد تک ناپاکی کہ جس کی وجہ سے عام ماحولیاتی عمل بری طرح متاثر ہو جائے۔

عصر حاضر میں انسان کو ماحول کے حوالے سے متعدد چیلنجز اور مسائل کا سامنا ہے جن میں بنیادی مسائل درج ذیل ہیں:

- فضائی، زمینی، آبی، صوتی آلودگی
- گرین ہاؤس اثرات اور اوزون تہہ میں شگاف
- عالمی اضافہ حرارت اور سمندری پانی کی سطح میں اضافہ
- جنگلات کی کٹائی
- قدرتی آفات (طوفان، سیلاب، زلزلے وغیرہ)
- موسمیاتی تبدیلی و قطبین پر پگھلتی برف
- ایٹمی کارروائیاں، تابکاری شعاعیں، غیر محفوظ کیمیکلز کا استعمال اور اسلحہ کی دوڑ میں عالمی طاقتوں کا صحت مخالف مقابلہ
- قیمتی انواع حیوانات اور درختوں کا خاتمہ
- حیاتیاتی تنوع (Bio Diversity)[8]

ان مسائل میں کچھ ایسے ہیں جو قدیم زمانے سے چلے آرہے ہیں، لہذا ان کے بارے میں صاف اور واضح طور پر نبی کریم ﷺ کی سیرت اور تعلیمات میں رہنمائی ملتی ہے۔ جبکہ کچھ ایسے مسائل ہیں جو عصر حاضر کے پیداوار ہیں جن کا عہد رسالت ﷺ میں تصور تک نہ تھا۔ تاہم چونکہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کامل ہیں اور ان کی روشنی میں قیامت تک پیش آنے والے ہر مسئلے کا اصولی حل موجود ہے، اس لئے ان کے بارے میں بھی نبی کریم ﷺ کے فراہم کئے ہوئے اصولوں کی روشنی میں رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ذیل میں ماحولیاتی آلودگی کی اہم اور بنیادی اقسام کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات ذکر کی جارہی ہیں:

ماحولیاتی آلودگی کی بنیادی قسمیں اور ان کے بارے میں نبوی ﷺ تعلیمات

ماحولیاتی آلودگی کی اقسام میں بنیادی طور پر درج ذیل قسمیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں:

1. آبی آلودگی
2. زمینی آلودگی
3. فضائی آلودگی
4. صوتی آلودگی

ذیل میں ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی سیرت و تعلیمات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

1: آبی آلودگی: Water Pollution

پانی سے اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر زندہ چیز پیدا کی ہے،[9] اور پانی ہی وہ بنیادی عنصر ہے جس پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے۔

پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے کے لئے نبی کریم ﷺ نے نہایت قیمتی ارشادات فرمائے ہیں۔ جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

نبی کریم ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔[10] اس حدیث کی روشنی میں یہ اہم ہدایت ملتی ہے کہ آبی وسائل کو ہر قسم کی آلودگی سے پاک صاف رکھنا ضروری ہے، کیونکہ آبی وسائل میں براہ راست بول و براز کرنے یا اس میں سیوریج لائن کا گندا پانی ڈالنے سے پانی میں خطرناک قسم کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں جو صحت عامہ کے لئے انتہائی نقصان دہ ہونے کے ساتھ ساتھ بعض سنگین بیماریوں کے وجود میں آنے اور پھیلنے کا سبب بھی بنتے ہیں، مثال کے طور پر گھونگھا روگ (Bilharzia) جس سے دنیا میں 600 ملین کے قریب لوگ متاثر ہیں، اس بیماری کا سب سے بڑا سبب آبی وسائل کے پاس بول و براز کرنا ہے۔ اسی طرح الدودۃ الکبدیہ (Distomatosis) جو جگر کو لگنے والی طفیلیات (parasitemia) میں سب سے زیادہ خطرناک ہے، اس کا سبب بھی بول و براز سے آلودہ پانی کا پینا، اور ایسے پانی سے اگائی ہوئی سبزیوں کا کھانا ہی ہے۔ نیز انسانی چھوٹی آنتوں کو لگنے والی hookworm بیماری کی وجوہات میں سے بڑی وجہ بھی اسی کو قرار دیا گیا ہے۔[11] اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے کھڑے پانی کے پاس پیشاب کرنے سے منع فرمایا تاکہ اس کی وجہ سے انسانی صحت پر پڑنے والے منفی اثرات کا سدباب ہو سکے۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ کی ایک مشہور حدیث ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے کے لئے اس قدر احتیاط کی تلقین کی ہے کہ نیند سے اٹھ جانے کے بعد ہاتھوں کو پانی کے برتن وغیرہ میں ڈالنے سے منع فرما کر یہ حکم دیا کہ پہلے ہاتھوں کو پانی سے دھو لیا جائے پھر ان کو برتن میں ڈال کر وضوء کیا جائے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ نیند کے دوران انسان کو پتہ نہیں ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ کس جگہ پر لگے ہوں گے، جس کی وجہ سے ان کے آلودہ ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اگر انہی آلودہ ہاتھوں کو پانی میں ڈالا جائے تو اس کی وجہ سے برتن وغیرہ میں موجود سارے پانی کے آلودہ ہو جانے کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔[12]

نیز پینے کے پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے کے لئے یہ حکمت عملی اختیار کی کہ مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔[13] کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک بیمار انسان مشکیزے کے منہ پر منہ لگا کر پانی پئے، جس کی وجہ سے جراثیم وغیرہ پانی میں منتقل ہو کر سارے پانی کو آلودہ کر دے گا۔ جس سے خطرہ ہے کہ دوسرے لوگ بھی جب اس سے پانی پئیں گے تو وہ جراثیم / وائرس اور بیماری وغیرہ کا شکار ہو جائیں گے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے براہ راست پانی پینے سے منع فرمایا۔

اس کے علاوہ ایک اہم ہدایت یہ ارشاد فرمائی کہ رات کو سوتے وقت پانی کے برتن ڈھانپ کر رکھو۔[14] اس کی بنیادی وجہ بھی پانی کو آلودہ ہونے سے بچانا ہے، کیونکہ رات بھر کھلے برتن میں رکھے پانی میں جراثیم وغیرہ منتقل ہونے اور نشو و نما پانے کا خدشہ ہے جس کی وجہ سے سارا پانی آلودہ اور جراثیم زدہ ہو جائے گا۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس بات کی تلقین کی رات کو برتن ڈھانپ کر رکھے جائیں۔

پانی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی ایک اہم ہدایت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کو ضائع کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت سعدؓ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ وضوء کر رہے تھے، نبی کریم ﷺ نے محسوس فرمایا کہ وہ ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کر رہے ہیں تو ارشاد فرمایا کہ: "پانی میں یہ اسراف کیسا؟" حضرت سعدؓ نے پوچھا کہ کیا وضوء میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جی ہاں، اگرچہ آپ بہتے دریا سے وضوء کر رہے ہو"۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کے بلا ضرورت استعمال کرنے یا ضرورت سے زیادہ استعمال کرنے سے منع فرمایا، حتیٰ کہ اگر عبادت میں بھی ہو تو اس کو بھی ناپسند فرمایا۔

آبی آلودگی سے متعلق یہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی ایک ہلکی سی جھلک تھی جس کی روشنی میں اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ پانی کو کتنی اہمیت دیتے تھے، اور پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے۔

2: زمینی آلودگی: Land Pollution

زمین ہمارے ماحول کا شاید سب سے اہم اور ضروری حصہ ہے۔ کرہ ارضی کے ٹھوس اور جامد حصے کو زمین کہا جاتا ہے (جو کہ تقریبا 29٪ پر مشتمل ہے) انسان کی رہائش اور خوراک کا بنیادی ذریعہ یہی زمین ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے زمین کی اہمیت اور تقدس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام نے (نماز کے لئے پانی نہ ہونے کی صورت میں) زمین کو پاکی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ قرار دیا، جیسا کہ مشہور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔[15] لیکن عصر حاضر میں کائنات اور ماحول کے دیگر عناصر کی طرح زمین بھی آلودگی کا شکار ہو گئی ہے۔ زمینی آلودگی کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے تفصیلی ہدایات ارشاد فرمائی ہیں جن میں ہر اس کام کے کرنے کا حکم دیا ہے جس سے آلودگی سے حفاظت ہو سکے اور ہر ایسے کام سے منع فرمایا ہے جس سے آلودگی پھیلتی ہے۔ اس حوالے سے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو ہم درج ذیل نکات کی صورت میں پیش کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں گھروں میں بیت الخلاء بنانے کا انتظام نہیں ہوا کرتا تھا، لوگ اپنی طبعی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے صحراء کی طرف جاتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ زمینی آلودگی پھیلنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ تھا اس لئے نبی کریم ﷺ نے اسکے بارے میں سب سے پہلے ایک اصولی بات ارشاد فرمائی تھی کہ

إذا أراد أحدكم أن يبول فليرتد لبوله موضعا۔[16]

کہ جب کسی کو پیشاب کرنا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کے لئے مناسب جگہ تلاش کرے۔

اس ارشاد کے پس منظر کے بارے میں حضرت ابو موسی الاشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا کہ حضور ﷺ کو پیشاب کی ضرورت پیش آئی تو آپ ﷺ نے ایک دیوار کی جڑ میں نرم جگہ منتخب فرما کر وہاں پیشاب کیا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے مذکورہ بالا ہدایت ارشاد فرمائی۔ اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ نے ہر ایسی جگہ قضاء حاجت سے منع فرمایا جہاں قضاء حاجت کرنے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو، اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ نے اتنی سخت تاکید سے ممانعت فرمائی کہ اس کام کو لعنت کا سبب قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ: ''لعنت کے دو کاموں سے بچو'' صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ لعنت کے دو کام کونسے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کے راستے یا ان کے بیٹھنے کی سایہ دار جگہوں میں قضاء حاجت کرنا۔[17]

آج کل بھی چونکہ گاؤں دیہات میں سیوریج سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ اپنی طبعی حاجات کو پوری کرنے کے لئے کھیتوں یا صحراء کی طرف جاتے ہیں، جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی یہ رہنما ارشادات اب بھی اس بات کے متقاضی ہیں کہ سختی اور تاکید سے ان پر عمل کیا جائے تاکہ ایسے عمل سے لوگوں کی تکلیف رسانی اور زمینی وفضائی آلودگی کی روک تھام کی جاسکے۔

زمینی وفضائی آلودگی کے روک تھام کے لئے نبی کریم ﷺ کی مسلمانوں کو ایک اہم ہدایت یہ تھی کہ وہ نہ صرف اپنے گھروں کی صفائی وستھرائی کا خیال رکھیں، بلکہ ساتھ اس بات کی بھی تاکید فرمائی کہ گھروں کے باہر گھر کے اطرف کی صفائی ستھرائی بھی کی جائے۔ جیسا کہ اس بارے میں ترمذی شریف کی روایت کا مفہوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ صاف ستھرے ہیں اور صفائی ستھرائی کو پسند کرتے ہیں، اس لئے تم گھروں کے باہر کی اطراف کی بھی صفائی کیا کرو، اور یہود کی طرح نہ بنو (جو صرف اپنے گھروں کو اندر کے مرکزی حصوں کو سے صاف کرتے تھے)۔[18] اس حدیث سے نبی

کریم ﷺ کی نظر میں صفائی کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صفائی ستھرائی کو اللہ تعالیٰ کی صفت قرار دیکر انہیں اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ اگر سارے لوگ صرف اسی ایک حدیث پر عمل شروع کرکے اپنے گھروں کی اور گھر کے اطراف کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کریں تو اس کی وجہ سے پورا معاشرہ خود بخود صاف ستھرا ہو جائے گا، جس کی وجہ سے گھریلو کوڑا کرکٹ سے وجود میں آنے والی زمینی آلودگی کا خاتمہ بآسانی ممکن ہو سکے گا۔

اس کے علاوہ ماحولیاتی آلودگی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی احتیاط کا اندازہ اس حدیث سے بھی لگایا جاسکتا ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے مسجد میں تھوکنے کو غلطی قرار دیکر اس کی تلافی کی یہ صورت بتائی کہ اسے دفنایا جائے۔[19] اسکی مزید وضاحت یہ ہے کہ عہد رسالت میں چونکہ مساجد میں پکی فرشیں نہیں ہوا کرتی تھیں، بلکہ یا تو مٹی پر نماز پڑھی جاتی تھی یا فرش پر چھوٹے چھوٹے کنکر بچھا کر اس پر نماز پڑھتے تھے۔ اس تناظر میں نبی کریم ﷺ نے پہلے تو مسجد میں تھوکنے سے منع فرمایا کیونکہ اس سے کسی کو گھن بھی آسکتی ہے اور بیماریاں وغیرہ بھی پھیلنے کا خدشہ ہوتا ہے۔ دوسرے نمبر پر نبی کریم ﷺ نے یہ ہدایت ارشاد فرمائی کہ اگر کسی سے کبھی کوئی ایسی غلطی سرزد ہو جائے کہ وہ مسجد میں تھوک دے، تو پھر اس تھوک کو اسی حالت میں باقی نہ چھوڑے، بلکہ اس پر مٹی وغیرہ ڈال کر اسے دفن کرے، اس طرح کرنے سے اس کی غلطی کی تلافی ہو جائیگی۔

نیز نبی کریم ﷺ نے اس بات کا بھی اہتمام فرمایا کہ اس زمانے میں جو پبلک مقامات تھے ان کی صفائی ستھرائی کی خصوصی تاکید فرمائی۔ مثلاً مساجد کے بارے میں صفائی ستھرائی کی خصوصی ہدایات ارشاد فرمائیں۔ ایک صحابیؓ نے جب لاعلمی میں مسجد میں پیشاب کیا تو آپ ﷺ نے صحابہؓ کرام کو فوری طور پر اسے دھونے اور اس جگہ کو صاف کرنے حکم دیا[20]، اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک سیاہ فام مرد مسجد میں جھاڑو لگا کر اسے صاف کیا کرتا تھا، ایک دن نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے میں دریافت کیا تو صحابہؓ نے بتایا کہ رات کو ان کا انتقال ہوا اور ہم نے رات کو ہی ان کا جنازہ پڑھ کر انہیں دفن کر دیا۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے دکھ اور ناگواری کا اظہار فرمایا، پھر اس کی قبر پر تشریف لیکر وہاں ان کی نماز پڑھائی۔[21] نبی کریم ﷺ کی اتنی توجہ دینے سے بلاشبہ اس کام (مسجد کی صفائی ستھرائی) کی اہمیت واضح ہوتی ہے جو کام وہ سیاہ فام خادم کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں جو کثیر الاستعمال عوامی مقامات تھے وہ سایہ دار درخت تھے، کیونکہ اس کے سایے میں لوگ بیٹھ کر مشاورت و دیگر روزمرہ کے معاملات سرانجام دیتے تھے، اسی طرح راستے پر گزرنے والے قافلے بھی گرمی وغیرہ سے بچاؤ کے لئے ان قدرتی سائبانوں کے ٹھنڈے سایے میں پڑاؤ ڈالتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی صفائی ستھرائی کی اس حد تک تاکید کی کہ ایسی جگہوں کو بول و براز سے آلودہ کرنے کو قابل لعنت کاموں کے زمرے میں شامل کیا۔[22]

نبی کریم ﷺ کی ان تعلیمات کی روشنی میں ہمارے سامنے عوامی مقامات کی صفائی ستھرائی اور انہیں آلودگی سے محفوظ رکھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ لہٰذا انہی تعلیمات کو عصر حاضر کے پبلک مقامات جیسے تفریحی مقامات، پارک، ساحل سمندر، کھیلوں کے میدان اور سیاحتی مقامات پر منطبق کیا جاسکتا ہے، کہ جس طرح نبی کریم ﷺ نے اس زمانے میں رائج پبلک مقامات کو آلودہ کرنے سے منع فرمایا اسی طرح نبی کریم ﷺ کی انہیں سنہری تعلیمات کی روشنی میں ایک مسلمان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ہر قسم کے عوامی مقامات کو صاف ستھرا رکھنے کا اہتمام کرے اور انہیں ہر قسم کی آلودگی سے محفوظ رکھے۔

زمین کو آلودگی سے محفوظ رکھنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے زمین کو آباد کرنے کی ترغیب دی ہے۔ ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے غیر مملوکہ ویران زمین کی آبادکاری کو اس زمین میں ملکیت کا سبب قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ: جس شخص نے کسی غیر

مملو کہ ویران زمین کو آباد کیا تو وہ زمین اسی کی ہو گئی۔"[23] اسی طرح ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے زمین کی کاشتکاری کو کاشتکار کے لئے صدقہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص زمین پر کوئی پودا لگائے یا اس پر کھیتی وغیرہ کاشت کرے، پھر اس سے انسان، جانور یا پرندہ کھائے تو وہ اس انسان کے لئے صدقہ ہو گا۔[24]

نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں زمینی آلودگی ہٹانے کی فضیلت کی اس سے اور بڑی دلیل کیا ہو سکتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔[25] بلکہ ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ سے ایک صحابیؓ حضرت ابو برزہؓ نے درخواست کی کہ مجھے کسی ایسی بات کی نصیحت کیجئے کہ جس سے مجھے فائدہ حاصل ہو۔ آپ ﷺ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا:

اعزل الأذى عن طريق المسلمين۔[26]

مسلمانوں کے راستے سے تکلیف والی چیزیں ہٹایا کریں۔

حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ راستے سے ہر ایسی چیز جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو (خواہ یہ جسمانی تکلیف ہو، کہ اس چیز کی وجہ سے انہیں ٹھوکر لگ کر زخم وغیرہ پہنچنے کا خطرہ ہو یا انہیں سانس لینے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑے، یا معنوی تکلیف ہو کہ اس چیز کو دیکھ کر انہیں گھن آ جائے) تو ایسی تکلیف دہ چیز ہٹانا ایک مسلمان کی صرف اخلاقی ذمہ داری ہی نہیں، بلکہ اس کے ساتھ اس کی ایمانی اور مذہبی ذمہ داری بھی ہے۔ لہذا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آلودگی کو نہ پھیلانا اور آلودگی کے خاتمے کے لئے اقدامات کرنا مسلمانوں کی اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ ان کا مذہبی فریضہ بھی ہے، جس کے ذریعہ سے ان کے مذہبی عقیدہ ایمانیات کی تکمیل ہوتی ہے۔ نیز یہ ایسا عمل ہے کہ اس کے ذریعہ سے ان کے لئے جنت کا حصول بھی ممکن ہو جاتا ہے، جیسا کہ ایک اور حدیث میں حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے راستے میں ایک درخت تھا جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی، ایک شخص آیا اور اس نے وہ درخت وہاں سے ہٹایا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس شخص کو جنت میں اس درخت کے سایے میں ٹہلتے دیکھا۔[27]

نبی کریم ﷺ کی مذکورہ بالا تعلیمات اور ہدایات کی روشنی میں بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانے میں زمینی آلودگی کے جتنے ممکنہ ذرائع تھے ان سب ذرائع سے سختی سے منع فرمایا، اور ہر ممکن طریقے سے زمین کو آلودگی سے پاک رکھنے کی ترغیب و تلقین فرمائی۔ نیز زمین کی صفائی ستھرائی کرنے اور اس کو آلودگی سے بچانے کے لئے ایک اہم اقدام یہ اٹھایا کہ اسے مسلمانوں کی دینی ذمہ داری قرار دیکر انہیں خوشی اور رغبت کے ساتھ یہ ذمہ داری سرانجام دینے پر ابھارا۔ تھوک جیسی چھوٹی چیز کے بارے میں بھی ترغیب دی کہ اولا تو اسے لوگوں کی آمد و رفت کی جگہوں میں پھینکنا ہی نہیں چاہئے، اگر کسی نے ایسی جگہوں پر تھوکنے کی غلطی کر ہی لی ہو تو اس کی تلافی کا یہ طریقہ بتایا کہ اس پر مٹی وغیرہ ڈال کر اسے دفن کر دیا جائے۔ آلودگی کے خاتمے اور صفائی ستھرائی کے اہتمام کے حوالے سے اتنی باریک تعلیمات کو ہم بلاشبہ سیرت النبی ﷺ کا ایک روشن باب قرار دے سکتے ہیں۔

3: فضائی آلودگی: Air Pollution

اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ "فضاء" روئے زمین پر انسانی وجود اور بقاء میں ایک کلیدی حیثیت رکھتی ہے، فضاء میں چلنے والی ہوا میں انسان سانس لیتا ہے جس پر انسان کی زندگی کا سارا دار و مدار ہے۔ ہوا چونکہ مختلف گیسوں کا مجموعہ ہے اس لئے ہوا کو خالص اور معیاری اس وقت قرار دیا جا سکتا ہے جب وہ 78.08٪ نائٹروجن گیس، 20.95٪ آکسیجن، 0.93 ٪ آرگون، اور

0.0314 ٪ کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دوسری گیسوں کی معمولی مقدار پر مشتمل ہو۔ اگر ہوا میں موجود گیسوں کی مذکورہ بالا مقدارات میں اس طرح کمی بیشی ہو جائے کہ وہ انسانی صحت پر منفی طور پر اثر انداز ہو رہی ہو تو اسے فضائی آلودگی کہا جاتا ہے۔[28]

صنعتی انقلاب سے فضائی آلودگی میں بے تحاشا اضافہ ہوا ہے۔ انسان جس قدر آرام طلبی اور تیز رفتاری کا خواہاں ہے اور اس کے لئے نت نئی ایجادات بنا رہا ہے، اسی رفتار سے انسان فضائی آلودگی میں روز افزوں اضافے کا سبب بھی بن رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عصر حاضر میں بھاری صنعتی مشینریوں اور ٹریفک پر رواں دواں لاتعداد چھوٹی بڑی گاڑیوں کا دھواں، صنعتی کارخانوں کے فضلات اور زہریلی گیسوں اور تابکاری شعاعوں کا اخراج فضائی آلودگی کے اضافے کے نمایاں اسباب ہیں۔ اس کے علاوہ آبادی کی بڑھوتری کی وجہ سے آبادیوں کی تعمیر یا دیگر تعیش پسندانہ مقاصد کے لئے درختوں اور جنگلات کی کٹائی بھی فضاء میں گیسوں کی مقدار کے قدرتی نظام میں خلل کا سبب بنی ہے، جس کی وجہ سے فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے والا واحد قدرتی ذریعہ بھی ناپید ہوتا جا رہا ہے۔

فضائی آلودگی کی اوپر ذکر کردہ اکثر صورتیں چونکہ صنعتی انقلاب کی پیداوار ہیں، اس لئے سیرت طیبہ ﷺ میں خاص انہی صورتوں کو تلاش کرنا ایک عبث فعل ہو گا۔ اس کے بجائے سیرت طیبہ ﷺ میں عہد رسالت میں فضاء کو آلودہ کرنے والی چیزوں کے بارے میں تذکرہ ملتا ہے جس سے بجا طور پر یہ بات ثابت کی جاسکتی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اتنی چھوٹی سطح پر فضاء کو صاف ستھری رکھنے کی تاکید کرتے تھے تو پوری انسانیت کے لئے خطرے کی گھنٹی بجانے والے فضائی آلودگی کو کیسے برداشت کرسکتے ؟ ذیل میں عہد رسالت ﷺ میں فضائی آلودگی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی مروی تعلیمات درج کی جارہی ہیں:

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں فضائی آلودگی پھیلنے کا شاید سب سے بڑا ذریعہ آگ اور اس کا دھواں ہوتا تھا، یہ چونکہ انسانی ضرورت تھی اور اس کا متبادل بھی نہ تھا اس لئے اس پر یکسر پابندی لگانا تو تقریباً ناممکن تھا، لہٰذا نبی کریم ﷺ نے اس پر یکسر پابندی لگانے کے بجائے اس کے استعمال کو ضرورت تک محدود کرنے کی ترغیب دی، جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت ابو موسی اشعریؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یہ آگ تمہارا دشمن ہے، اس لئے جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔"[29]

اس کے علاوہ فضائی آلودگی کے پھیلاؤ کا ایک ذریعہ کھلے جگہوں میں لوگوں کا اپنی طبعی ضرورت پورا کرنا تھا، جس کی وجہ سے فضاء میں آلودگی پھیلنے کا خدشہ تھا، نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے میں رہنما ہدایات دی کہ آبادی اور راستے وغیرہ سے ہٹ کر ایسی جگہ قضاء حاجت کرنی چاہئے جہاں قضائے حاجت کرنے سے لوگوں کو کسی بھی طرح کی تکلیف نہ ہو۔[30]

پیاز اور لہسن کھانے کی وجہ سے انسان کے منہ سے ان چیزوں کی بو آتی ہے، جس کی وجہ سے فضاء آلودہ ہوتی ہے اور دیگر حضرات کو اس سے تکلیف ہوتی ہے، اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ "جو شخص لہسن یا پیاز کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب ہی نہ آئے۔"[31]

اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو جمعہ کے دن غسل کر کے پاک صاف لباس پہن کر اور خوشبو لگا کر مسجد آنے کی ترغیب دی۔ اس کا قصہ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ یوں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لوگ محنت مزدوری کرتے تھے، اونی کپڑے پہنتے تھے اور کمر پر بوجھ اٹھانے کے کام کرتے تھے (جسکی وجہ سے انہیں شدید پسینہ آتا تھا) اس کے علاوہ ان کی مسجد بھی تنگ تھی جس کی چھت قریب تھی۔ ایک مرتبہ ایک گرم دن میں نبی کریم ﷺ باہر نکلے تو دیکھا کہ ان کے اونی کپڑوں سے پسینہ بہہ رہا ہے جس کی وجہ سے فضاء میں بو بھی پھیل گئی ہے اور لوگوں کو اس سے تکلیف ہو رہی ہے۔ یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے انہیں غسل کر کے خوشبو لگا کر مسجد آنے کا حکم دیا۔[32]

اس زمانے کے لحاظ سے شاید فضائی آلودگی کی یہ ایک واضح صورت تھی، گرمی، جگہ کی تنگی، کپڑوں اور بدن کی صفائی کا عدم اہتمام وغیرہ سارے عوامل ایسے تھے کہ جس کی وجہ سے جمعہ کے دن (جبکہ مسجد میں رش ہوتا تھا) لوگوں کو بو اور سانس کی گھٹن کی تکلیف ہوتی تھی، جس کا تدارک نبی کریم ﷺ نے یوں فرمایا کہ لوگوں کو غسل کرنے، صاف ستھرے کپڑے پہننے اور محدود وسائل میں دستیاب خوشبو لگا کر مسجد آنے کی تلقین کی، تاکہ کسی حد تک اس صورتحال کی تلافی کی جاسکے۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر بھی نبی کریم ﷺ نے جسمانی صفائی کی تاکید فرمائی ہے، مثلاً کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی تلقین کی، مسواک کی شدید تاکید کی، اسے منہ کی پاکیزگی اور رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا۔[33] پاک صاف کپڑے پہننے کی ترغیب دی۔[34] خوشبو کو دنیا کی پسندیدہ ترین چیزوں میں شمار کیا۔[35] عملی طور پر خود بھی صفائی کا خوب اہتمام کر کے صحابہؓ کرام کی بہترین تربیت کی۔

اشجار و نباتات کی اہمیت

زمینی اور فضائی آلودگی ختم کرنے میں درخت اور نباتات کا کردار بہت اہم ہے۔ درخت ہمیں بنیادی آکسیجن فراہم کرتے اور ہماری فضاء سے کاربن ڈائی آکسائیڈ لیتے ہیں، جس کی وجہ سے فضاء میں گیسوں کا مطلوبہ توازن برقرار رہتا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں درخت لگانے کی ترغیب اور درخت کاٹنے سے ممانعت پر مشتمل نبوی تعلیمات پر بھی ایک نظر ڈالی جائے۔

درخت لگانے کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے اتنی تاکیدی ترغیب دی ہے کہ درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دیتے ہوئے فرمایا: "کہ مسلمان جب کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی وغیرہ کاشت کرتا ہے پھر اس درخت یا کھیتی سے انسان، پرندے یا جانور وغیرہ کھاتے ہیں تو یہ سب اس انسان کے لئے صدقہ ہے۔"[36] اس کے علاوہ درخت لگانے کی ترغیب اور تاکید کا اندازہ اس نبوی ارشاد سے بھی کیا جاسکتا ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اگر کسی کے ہاتھ میں درخت کا تنا ہو، اور وہ اسے لگانا چاہ رہا ہو، کہ اتنے میں قیامت آگئی تو اس شخص کو چاہئے کہ اس تنے کو گاڑدے"۔ اس حدیث سے ہمارے سامنے نبی کریم ﷺ کی نظر میں درخت لگانے کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ قیامت قائم ہو جائے تو بھی درخت لگانے کا ارادہ نہ چھوڑا جائے۔

بلاضرورت درخت کاٹنے سے نبی کریم ﷺ سختی سے منع فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ سنن ابو داؤد میں میں مروی ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا گیا ہے کہ: "جو شخص کسی بیری کے درخت کو کاٹے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کریں گے" اس کی تشریح امام ابو داوودؒ نے یوں کی ہے کہ جنگل وغیرہ میں کوئی سایہ دار درخت ہو جس سے رہگذر اور جانور وغیرہ سایہ حاصل کرتے ہوں، اب کوئی شخص جس کا اس درخت پر کوئی حق بھی نہ ہو وہ محض ظلم اور عبث کام کے طور پر وہ درخت کاٹتا ہو تو اس کے لئے نبی کریم ﷺ نے اتنی سخت وعید ارشاد فرمائی کہ اس کا ٹھکانہ دوزخ میں ہو گا۔

4: شور و شغب کی آلودگی: Noise Pollution

عصر حاضر میں جہازوں، مشینوں اور گاڑیوں وغیرہ کے بے ہنگم شور کی وجہ سے انسانیت کو صوتی آلودگی کی صورت میں ایک اور چیلنج درپیش ہے۔ شور کی وجہ سے ایک طرف جہاں انسان کے آرام و سکون میں خلل آتا ہے وہیں دوسری طرف اس کے ہوتے ہوئے یکسوئی کے ساتھ کام کرنا بھی ناممکن محسوس ہوتا ہے۔ بالخصوص مریضوں کے لئے شور مزید تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ اسی وجہ سے آواز کی آلودگی یا دوسرے لفظوں میں شور و شغب کو نبی کریم ﷺ نے بھی ناپسند فرمایا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے نبی کریم ﷺ کے حسین اخلاق کے ضمن میں ایک صفت یہ بیان کی ہے کہ آپ ﷺ بازاروں میں شور کرنے والے نہیں تھے۔[37] اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ رات کے وقت جا رہے تھے کہ اتنے میں حضرت عمرؓ کی آواز سنی کہ وہ زور زور سے تلاوت کر رہے

تھے، تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع فرما کر کہا کہ اپنی آواز تھوڑی پست کردو۔[38] اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، توجب ہم کسی وادی میں داخل ہوتے توزور سے تکبیر اور لا الہ کہتے، جس کی وجہ سے ہماری آوازیں بلند ہو جاتی تھیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی آواز دھیمی رکھو، تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔[39]

ان احادیث سے ہمارے سامنے صوتی آلودگی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی پالیسی واضح ہو جاتی ہے، جب نبی کریم ﷺ نے شور والی اونچی آواز میں تکبیر و تہلیل اور تلاوت قرآن سے منع فرمایا تو اس سے دیگر جگہوں میں شور و شغب کی ممانعت بطریق اولیٰ ثابت ہوتی ہے۔

اشیائے خوردونوش کی آلودگی سے حفاظت کا اہتمام

نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ کا ایک روشن باب یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل انسانیت کو فوڈ سیفٹی کے اصول و آداب بتائے۔ مثال کے طور پر کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد اہتمام کے ساتھ ہاتھ دھونے کی تلقین فرمائی[40]، نیز رات کو سوتے وقت پانی کے مٹکے وغیرہ ڈھانپ کر رکھنے کی تلقین کی تاکہ رات بھر اس میں جراثیم وغیرہ نہ جاسکے۔[41] اسی طرح پینے کے برتن میں پھونکنے یا سانس لینے سے بھی منع فرمایا،[42] اسی طرح اگر کھانے کے دوران کسی سے لقمہ گر جائے تو نبی کریم ﷺ نے اسے اٹھانے کی ترغیب دی، لیکن اس کے کھانے سے قبل اسے صاف کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس کے اوپر کوئی کچرا وغیرہ لگا ہو تو اسے ہٹا دے۔[43] اسی طرح مشکیزے کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا تاکہ منہ لگانے سے ایک شخص کے منہ سے جراثیم وغیرہ دوسرے شخص میں منتقل نہ ہوسکے۔

ماحول کی معنوی آلودگی اور ظاہری آلودگی پر اس کا اثر

ماقبل میں ذکر کردہ ساری بحث ماحول کی ظاہری اور مادی آلودگی، اور اس آلودگی کے تدارک کے بارے میں کی گئی تھی۔ لیکن اگر عمیق نظر سے جائزہ لیا جائے تو ماحول اور ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کے لئے نبی کریم ﷺ کی سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں روحانی تربیت کے ذریعہ بھی ماحولیاتی آلودگی میں خاطر خواہ کمی لائی جاسکتی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی نبوت کی منصبی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری "تزکیہ" قرار دیا ہے۔[44] جس کے معنی ہیں: باطن اور دل کی صفائی ستھرائی۔ اس سے مراد آپ ﷺ کی عملی تربیت ہے جس کے ذریعے آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے اخلاق اور باطنی صفات کو گندے جذبات سے پاک کرکے انہیں اعلیٰ درجے کی خصوصیات سے آراستہ فرمایا۔[45]

ماحول کی آلودگی میں باطنی پاکیزگی کے کردار کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے انسانیت کو درپیش چیلنجز (اوزون کی تہہ میں شگاف، عالمی اضافہ حرارت، نت نئی بیماریاں بالخصوص گیسز اور کیمیکلز سے پیدا شدہ امراض وغیرہ) کا بنیادی سبب تعیش اور آرام پسندی، لذتوں اور خواہشات میں حد درجہ انہماک، کسی بھی طریقے سے مال و منافع کا حصول، غیر فطری طریقے سے مصنوعات میں اضافہ اور انفرادی خواہشات کو معاشرتی مفادات پر، اور فوری نفع کو بعد میں ملنے والے نفع پر ترجیح دینا ہے۔ یہ ساری وجوہات وہ ہیں جن کا تدارک باطنی تزکیہ کے بغیر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ وہی تزکیہ ہے جسے نبی کریم ﷺ کی نبوت کی منصبی ذمہ داریوں میں شمار کیا گیا ہے۔

اس نکتے کی مزید تفصیل یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم کی متعدد آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو نہایت توازن سے بنایا ہے۔ نیز سورۃ رحمن کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ کائنات کے اس توازن میں خلل اور

بگاڑ پیدا نہ کرے۔[46] کیونکہ اسی توازن کو قائم دائم رکھنے میں کائنات کی حفاظت اور انسانیت کی بقاء کا سامان ہے۔ اگر کائنات کے اس قدرتی توازن کو خراب کر دیا جائے تو کائنات میں فساد اور بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اب اگر جدید سائنسی ایجادات اور ٹیکنالوجی کو دیکھا جائے تو اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ انسانی ترقی اور بڑھتی ہوئی انسانی آبادی کی ضروریات کی تکمیل میں انہوں نے بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ بلا کسی روک تھام اور بغیر حدود و قیود کے ٹیکنالوجی کا حد درجہ استعمال ہی وہ بنیادی عنصر ہے جو کائنات کے توازن میں بگاڑ کا سبب بن رہا ہے۔ اس لئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ انسانوں کے طرز زندگی میں تبدیلی لائی جائے، اور اس بات پر غور کیا جائے کہ ہماری موجودہ زندگی میں سائنس و ٹیکنالوجی کا بے دریغ استعمال ہماری زندگی کی حقیقی ضروریات کی تکمیل کے لئے ہے یا وہ محض نفسانی خواہشات کی تسکین کے لئے ہے؟ ان دونوں چیزوں کے درمیان فرق اور خط فاصل اس وقت تک نہیں کھینچا جا سکتا ہے جب تک انسان کا باطنی تزکیہ نہ ہوا ہو۔[47]

یہ وہ حقیقت ہے جس کا اعتراف اب ماہر سائنسدان بھی کر رہے ہیں، جیسا کہ ماہر ماحولیات E.P. Odum لکھتے ہیں:

"Technology alone cannot solve the population and pollution dilemma; moral, economic and legal constraints arising from full and complete public awareness that man and the landscape are a whole must become effective."[48]

صرف ٹیکنالوجی ہی آبادی اور آلودگی کا سنگین مسئلہ حل نہیں کر سکتی ہے، بلکہ اخلاقی، معاشی اور قانونی پابندیاں بھی ضروری ہیں جو اس بات کی مکمل عوامی آگہی سے پیدا ہوں کہ اس آلودگی کے سدباب کے لئے انسان اور فطری طاقتوں کو پوری طرح موثر بننا ہو گا۔

اسی بات کو Patricia Mische نے مزید وضاحت سے ان الفاظ میں لکھا ہے کہ:

"Science and technology alone cannot resolve ecological threats. No can governments or the laws they promulgate. Sustaining the integrity of creation thus requires not only external laws governments enact to deal with belligerent behavior, but also inner governance, laws internalized in our hearts and minds and the will to live by them. "[49]

سائنس اور ٹیکنالوجی اکیلے ماحولیاتی خطرات کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہیں، نہ ہی حکومتیں اور ان کے نافذ کردہ قوانین ان مشکلات کو حل کر سکتی ہیں۔ لہذا انسانوں کی سالمیت نہ صرف حکومت کے وضع کردہ خارجی قوانین کا، کہ وہ محارب قوتوں کے رویے کو ڈیل کر سکے، بلکہ یہ ہمارے دلوں اور دماغوں میں پیوست اندرونی طرز حکمرانی اور قوانین اور ان قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنے کی خواہش کی درستگی کا بھی تقاضہ کرتی ہے۔

ان تفصیلات کی روشنی میں بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اخلاقی اقدار ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے میں انتہائی اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ جن میں بنیادی اقدار سادہ طرز زندگی، تعیش پسندی اور عیش و عشرت میں حد سے زیادہ انہماک کا روک تھام ہے۔ اس سلسلے میں جب ہم نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کا طرز زندگی ملاحظہ کرتے ہیں تو ہمیں اس بارے میں نمایاں ارشادات اور زریں تعلیمات ملتی ہیں۔ مثلاً حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن روانہ کرتے وقت انہیں ارشاد فرمایا کہ: تم بہت زیادہ عیش و عشرت سے بچو، کیونکہ اللہ کے بندے عیش و عشرت کے خواہاں نہیں ہوتے ہیں۔[50] اسی طرح سنن ابو داؤد میں حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے ایک روایت نقل کی گئی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں طرز زندگی میں زیادہ فراخی و آسودگی سے منع فرمایا ہے۔[51] اسی طرح جب ہم نبی کریم ﷺ کے ذاتی طرز زندگی کو دیکھتے ہیں تو اس میں بھی سادگی اور عیش و عشرت اور سہل

پسندی سے دوری نظر آتی ہے۔ مثلا آپ ﷺ کی آرامگاہ کا نقشہ حضرت عمرؓ نے یوں کھینچا ہے کہ آپ ﷺ ایک چٹائی پر آرام فرما رہے تھے، آپ ﷺ کے بدن مبارک اور اس چٹائی کے درمیان بھی کچھ بچھا ہوا نہیں تھا، اور آپ ﷺ کے سر مبارک کے نیچے ایک ایسا تکیہ تھا جو کھجور کے درخت کی چھالوں سے بھرا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ کی پیٹھ مبارک میں انہیں چٹائی پر سونے کی وجہ سے پڑنے والے نشانات بھی نظر آئے۔ تو یہ منظر دیکھ کر حضرت عمرؓ آبدیدہ ہو گئے تھے۔[52] اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے بھی نقل کیا ہے۔[53]

لہذا سیرت النبی ﷺ کے ان واقعات کی روشنی میں ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اپنے طرز زندگی کا جائزہ لے، اور تعیشات وآرام پسندی کے لئے ٹیکنالوجی کا بے دریغ استعمال کی روک تھام کرے۔ کیونکہ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ٹیکنالوجی کے استعمال سے پیدا شدہ آلودگی کو محض اسی ٹیکنالوجی ہی کے استعمال سے ختم نہیں کیا جا سکتا ہے، بلکہ اس کے ساتھ ایسے مذہبی، اخلاقی، قانونی یا پھر معاشی اقدار ہونے ضروری ہیں جو انسانوں کو ٹیکنالوجی کی اسی حد تک استعمال کا پابند کریں جس حد تک کہ اس کے استعمال سے قدرتی نظام کائنات میں خلل اور بگاڑ پیدا نہ ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے مناسب ہے کہ ماہرین سائنس اور علماء شریعت کے باہمی تعاون اور ہم آہنگی سے ٹیکنالوجی کے استعمال کے لئے حدود وقیود طے کی جائیں جس سے قوی امکان ہو گا کہ زندگی کو اپنی حقیقی اور فطری رخ پر لانے والے اسی خط فاصل کی تعیین بآسانی ہو جائیگی۔[54]

ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لئے ہماری ذمہ داریاں

ذیل میں نبی کریم ﷺ کی سیرت اور تعلیمات کی روشنی میں ماحول کے تحفظ اور ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے سلسلے میں درج ذیل نکات کی صورت میں ہماری کچھ انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

انفرادی ذمہ داریاں

اوّل: ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہم سب کا سب سے پہلے انفرادی واجتماعی فریضہ یہ بنتا ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کا ادراک کر کے انہیں احسن طریقے سے نبھانے کی کوشش کریں۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے مسلمانوں میں احساس ذمہ داری کا شعور اجاگر کیا۔ جیسا کہ مشہور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[55] اسی طرح ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

إن الله كتب الإحسان على كل شيء۔[56]

یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان (اسے کامل واحسن طریقے سے سرانجام دینا) کو لازم کیا ہے۔

نیز ایک اور حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی شخص کام کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ شخص اس کام کو "اتقان" (پختگی اور کمال کے ساتھ) سرانجام دے۔[57] اس لئے کسی بھی معاشرے کی فلاح وبہبود کے لئے سب سے پہلی اساس یہ ہے کہ اس میں انفرادی اور اجتماعی سطح پر احساس ذمہ داری اجاگر کیا جائے، تاکہ معاشرے کا ہر فرد اپنے سے متعلقہ ذمہ داریاں بحسن وخوبی سرانجام دے، جس کی وجہ سے پورے معاشرے میں فلاح وبہبود اور اطمینان وسکون کی فضاء قائم ہو جائیگی۔ اس کے برعکس ذمہ داریوں کی ادائیگی میں سستی اور ٹال مٹول کو نبی کریم ﷺ ناپسند فرمایا ہے بلکہ اس سے مسلسل اللہ تعالی کی پناہ مانگی ہے۔[58]

چونکہ معاشرہ افراد کے مجموعے سے تشکیل پاتا ہے اس لئے یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ فرد معاشرے کی وہ بنیادی

اکائی ہے جس پر پورا معاشرے کا دار و مدار ہے۔ اسلام اور سیرت الرسول ﷺ میں بنیادی اہمیت فرد کو ہی دی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلامی احکام اور تعلیمات کے مخاطب بنیادی طور پر افراد ہی ہیں۔ اس لئے معاشرے کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ ماحول اور ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے انسانیت کو درپیش خطرات کے تدارک کے لئے اپنی ذمہ داریاں پہچان کر انہیں احسن طریقے سے سرانجام دینے کی کوشش کریں۔ بالخصوص اس تناظر میں کہ نبی کریم ﷺ نے متعدد احادیث میں ماحول کو صاف ستھرا رکھنے اور اسے ہر قسم کی آلودگی اور تکلیف دہ چیزوں کے دور کرنے کو ایک مسلمان کے ایمان کا حصہ قرار دیا ہے، جس کے بعد بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ماحول کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوشی ایک مسلمان کی نہ صرف اخلاقی اور سماجی ذمہ داری ہے، بلکہ یہ اس کی ایک مذہبی ذمہ داری بھی ہے جس کے ذریعہ سے اس کے ایمان کی تکمیل ہوجاتی ہے۔ اس لئے ایک مسلمان اگر ماحول کی حفاظت کے لئے کی جانے والی کوششوں میں اپنا زاویہ نگاہ تبدیل کر کے اسے مذہبی ذمہ داری سمجھ کر سرانجام دے تو یہ اس کے لئے باعث خیر کام شمار ہوگا جس پر بجا طور پر اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی سے ثواب اور درجات آخرت کی امید رکھی جاسکتی ہے۔

دوم: اس کے بعد دوسری اہم ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ معاشرے میں ماحول کے تحفظ کے حوالے سے آگہی فراہم کی جائے اور وسیع سطح پر ماحولیاتی تعلیم و تربیت (Environmental Education) فراہم کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ افراد کو ماحول کے حوالے سے تمام ضروری معلومات و حقائق، ماحولیاتی آلودگی کے اسباب، ماحول کی وجہ سے انسانیت کو درپیش خطرات اور ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کے لئے کی گئی انسانی کوششوں اور تجربات وغیرہ سے آگاہ کر کے ماحول کے بارے میں ان کی ذہن سازی کی جائے تا کہ وہ اپنی خوشی سے اپنی صلاحیت اور استعداد کے ساتھ ماحولیاتی تحفظ کی سرگرمیوں میں شرکت کریں۔[59] نبی کریم ﷺ کی سیرت اس نکتے کی اہمیت کی ایک واضح مثال ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں ماحولیاتی آلودگی کے بارے میں لوگوں کا شعور نہ ہونے کے برابر تھا۔ جیسا کہ ماقبل میں ہم نے اس کی کئی مثالیں دیکھیں کہ کس طرح ایک شخص آتا ہے اور تمام لوگوں کی موجودگی میں مسجد میں پیشاب کرتا ہے، اسی طرح پانی کو آلودہ کرنا، آلودہ پانی کو استعمال کرنا، اور پبلک مقامات کی صفائی ستھرائی کے بارے میں ان کا بالکل کوئی شعور نہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی اس پہلو سے تربیت کی، انہیں صفائی ستھرائی کا طریقہ اور سلیقہ بتایا، جس کے نتیجے میں ان میں ماحول دوست شعور پیدا ہوا۔ اس لئے نبی کریم ﷺ کے اس طرز عمل کی روشنی میں ماحولیاتی تعلیم و تربیت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ لہذا ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے ارد گرد افراد میں ماحول کے حوالے سے آگہی اور تربیت فراہم کریں تا کہ معاشرے کے ہر فرد کو ماحولیاتی آلودگی کی حقیقت کا ادراک ہوسکے، جس کی وجہ سے ہر شخص اپنی جگہ ماحولیاتی آلودگی ختم کرنے کی کوشش کرے گا، جس سے معاشرے میں ایک خوشنما انقلاب پیدا ہوگا۔

سوم: نمبر 2 میں ذکر کردہ ماحولیاتی تربیت کی سب سے اولین ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ماحول دوست اخلاق، عادات، اقدار، رجحانات اور طرز زندگی سکھائیں۔ اس کے بعد یہ ذمہ داری ہمارے تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور ان کے منتظمین پر عائد ہوتی ہے کہ وہ تعلیمی اداروں میں بچوں کو ماحولیاتی تحفظ سے ہم آہنگ ماحول فراہم کریں، اس کے ساتھ وہ اپنے قول و فعل کے ذریعہ ماحولیاتی تحفظ کے بارے میں ان کی تربیت کریں۔ اس کے لئے یہ بھی مناسب اقدام ہوگا کہ تمام تعلیمی مراحل میں مختلف سطح کے ماحولیاتی تربیت کا مضمون داخل نصاب کیا جائے تا کہ باقاعدگی کے ساتھ اس کا درس و تدریس ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ذمہ داری ہمارے مذہبی اداروں پر بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لئے عوام الناس میں آگہی اور شعور پیدا کریں، ان میں نبی کریم ﷺ کی متذکرہ بالا تعلیمات کی پرچار کریں، ان تعلیمات کی روشنی میں اپنے ماحول میں موجود آلودگی کی

صورتوں کی نشاندہی کرکے ان کے خاتمے میں کردار ادا کریں۔ بالخصوص جمعہ اور دیگر اجتماعی مذہبی تقریبات میں منبر و محراب کو اس مقصد کے لئے استعمال کریں۔

مزید بر آں آج کل چونکہ میڈیا کا دور ہے، اس لئے میڈیا مالکان اور میڈیا پر سرگرم افراد کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ میڈیا کی تینوں اقسام (پرنٹ، الیکٹرونک، سوشل میڈیا) کو ماحول اور ماحولیاتی تحفظ سے آگہی کے لئے استعمال کریں۔ اس بارے میں تسلسل سے اخباری کالم لکھیں، ٹی وی چینلز پر ٹاک شوز کا انعقاد کروائیں، جس میں ماہرین ماحولیات کے علم اور تجربوں سے استفادہ کیا جائے۔ اگر معاشرے کے یہ چاروں ستون ملکر ماحولیاتی تربیت کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں سرانجام دیں تو وہ وقت دور نہیں جب ہمارے معاشرے میں ماحولیاتی تربیت عام ہو جائیگی اور معاشرے کا ہر فرد اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ماحول کو آلودہ ہونے سے بچائے گا۔ ماحولیاتی تربیت کی اس ذمہ داری کو بھی منجملہ ان ذمہ داریوں میں سے قرار دیا جاسکتا ہے جن کے بارے میں ہم نے ماقبل میں نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارک نقل کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص ذمہ دار اور نگران ہے، اور ہر شخص سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھ گچھ کی جائیگی۔

چہارم: نبی کریم ﷺ کے سادہ طرز زندگی کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے ہمیں بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارا طرز زندگی سادہ ہو، تعیش اور آرام پسندی میں حد سے زیادہ انہماک نہ ہو۔ جہاں پیدل جانا ممکن ہو وہاں سواری میں سفر کرنے کے بجائے پیدل چلنے کو ترجیح دینی چاہئے، اسی طرح جہاں ایک مشترکہ سواری میں جانا ممکن ہو وہاں ہر ایک کا الگ الگ سواری میں جانے کے بجائے سب کو ایک ہی سواری میں سفر کرنا چاہئے۔

پنجم: ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ وہ صدقہ جاریہ کی نیت سے زیادہ سے زیادہ درخت لگائے، اور درختوں کے کاٹنے سے مکمل اجتناب برتے۔

ششم: پانی ہماری زندگی کا بنیادی جزء ہے، وضوء میں بھی اسے ضائع کرنے سے نبی کریم ﷺ نے سختی سے منع فرمایا۔ اس لئے یہ ہم سب کی دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے کہ پانی جیسی قیمتی نعمت کی حفاظت کریں، اسے آلودگی سے بچائیں، اور اس کے استعمال میں اسراف کرنے سے گریز کریں۔ وضوء، غسل و دیگر سرگرمیاں اس طرح سرانجام دیں کہ اس میں پانی کا کم از کم استعمال ہو۔ مساجد میں اس حوالے سے ایسے انتظامات کریں کہ لوگ پانی کو احتیاط کے ساتھ استعمال کرتے ہوئے اسے ضائع ہونے سے بچائیں۔

ہفتم: صوتی آلودگی کی عصر حاضر میں بہت سی صورتیں رائج ہوگئی ہیں جن کا ہم دانستہ یا غیر دانستہ طور پر ارتکاب کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ہمارے ماحول میں شور وشغب پیدا ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نماز، تلاوت، دعاء، ذکر واذکار اور دیگر عبادات میں بہت اونچی آواز کو ناپسند فرمایا ہے۔ اس لئے ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہر اس کام سے اجتناب کریں جس کی وجہ سے ماحول میں شور وشغب پیدا ہوتا ہو، جیسے گاڑیوں کی ہارن کا بے جا استعمال، لاؤڈ اسپیکرز وغیرہ کا غیر ضروری استعمال، گاڑیوں کی مناسب مرمت کا انتظام تاکہ ان سے شور پیدا نہ ہو وغیرہ۔

ہشتم: نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم نہ صرف اپنے گھروں کو پاک صاف رکھیں، بلکہ یہ بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے گھروں سے ملحقہ جگہوں کی صفائی ستھرائی کا بھی اہتمام کریں۔ اس کے علاوہ ذاتی جسمانی صفائی کا اہتمام بھی بہت ضروری ہے، جس نبی کریم ﷺ کی سیرت میں بہت زیادہ تاکید بھی نظر آتی ہے۔

نہم: مساجد، راستوں، پارک و دیگر عوامی مقامات میں آلودگی پھیلانے سے سختی سے پرہیز کرنا چاہئے، نبی کریم ﷺ نے لوگوں

کے بیٹھنے کی جگہوں کے آلودہ کرنے کو قابل لعنت کام قرار دیا ہے۔

دہم: نبی کریم ﷺ کا ایک مشہور حدیث ہے کہ

لا ضرر ولا ضرار۔[60]

نہ تو ابتداء کسی کو نقصان پہنچانا جائز ہے اور نہ ہی بدلے کے طور پر کسی کو نقصان پہنچانا جائز ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: جو کسی کو نقصان پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچائے گا، اور جو کسی پر سختی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سختی کرے گا۔[61] یہ دونوں احادیث شریعت مطہرہ کے ایک قاعدہ کلیہ کی ترجمانی کرتی ہیں جس کی روشنی میں ہر اس کام کی اصولی ممانعت ہو جاتی ہے جو کام کسی کے لئے ضرر کا باعث ہو۔ ماحولیاتی آلودگی کے تناظر میں اس حدیث سے یہ سبق اخذ کیا جا سکتا ہے کہ انسان کو ہر اس کام سے بچنا چاہیئے جس کی وجہ سے ماحول اور ماحول میں رہنے والے انسان، حیوان اور چرند پرند کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو، لہذا:

- حد الامکان کوشش کرنی چاہیئے کو جو اشیم ایندھن (Fossil Fuels) پر مبنی اشیاء استعمال کرنے کے بجائے متبادل پاور کی اشیاء استعمال کرے، جیسے سولر پاور، ونڈ پاور وغیرہ۔
- کھیتوں اور باغات میں کیمیائی کھاد کے بجائے گھریلو دستی کھاد استعمال کرنی چاہیئے۔
- گھروں میں نکاسی آب کی لائنوں میں ایسی چیزیں نہ گرائیں جو ماحولیاتی آلودگی کا سبب بن رہی ہوں۔ اسی طرح گھروں کے کوڑے کرکٹ کو ٹھکانے کے لئے ماحول دوست طریقے اختیار کرنے چاہیئے۔

اجتماعی ذمہ داریاں

اوّل: حکومت ماحولیات کے تحفظ کے لئے سخت قوانین جاری اور نافذ کرے، بالخصوص ان صنعتوں کے بارے میں جن کی وجہ سے ماحول دشمن گیسز اور کیمیکلز کا استعمال اور اخراج ہو رہا ہو، نیز تمام صنعتی فیکٹریوں کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے صنعتی فضلات، استعمال شدہ اور فالتو موادا کی نکاسی اور ضائع کرنے کی کوئی ایسی ترتیب بنائیں کہ ان کی وجہ سے ماحول میں پھیلنے والی آلودگی کا سدباب ہو سکے۔ قانون میں خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے مناسب سزائیں مقرر کی جائیں جن میں بھاری جرمانے، فیکٹری کی بندش وغیرہ شامل ہو۔ ماحول کے تحفظ کے لئے فی الحال جو قوانین نافذ ہیں ان پر صحیح معنیٰ میں عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔

دوم: مملکت خداداد میں وفاقی حکومت اور ہر صوبائی حکومت میں ماحولیاتی تحفظ اور موسمیاتی تبدیلی کا الگ محکمہ موجود ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں ان محکموں کو فوری طرح فعال کریں، اور ملک میں جاری شدہ پالیسیز مثلاً:

- National Climate Change Policy,
- National Conservation Strategy,
- National Environmental Policy,
- National Water Policy,
- National Forest Policy

رپورٹس اور تجزیوں کی روشنی میں ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کے اس مشن کو آگے بڑھایا جائے۔

سوم: شہروں میں نکاسی آب اور سیوریج سسٹم کا مناسب انتظام کیا جائے، تاکہ سڑکوں وغیرہ پر ان کے پھیلنے کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ نہ ہو جائے۔ نیز ان کا آلودہ پانی پینے کے پانی میں شامل نہ ہو جائے۔ اسی طرح شہر کے کوڑا کرکٹ کو مناسب طریقے سے ضائع کرنا ضروری ہے تاکہ ان کی وجہ سے فضائی آلودگی میں اضافہ نہ ہو جائے۔

اختصاراً یہ چند ان ذمہ داریوں کی نشاندہی تھی جو نبی کریم ﷺ کی سیرت اور تعلیمات کی روشنی میں ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے سلسلے میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ اگر ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا اہتمام کریں تو وہ وقت دور نہیں ہے جب ہمارے ماحول سے آلودگی کا خاتمہ ہو جائے گا یا اس میں خاطر خواہ کمی ہو جائیگی، جس کی وجہ سے ہم ایک صحت مند معاشرہ تشکیل دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

حاصل بحث

زیرِ نظر مقالہ میں ماحول کی متعدد اقسام کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اور طریقہ کار کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چونکہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ماحولیاتی آلودگی بہت محدود پیمانے پر تھی، نیز ماحولیات نے باقاعدہ ایک علم اور سائنس کی شکل اختیار نہیں کی تھی، اس لئے اس زمانے میں رائج ماحولیاتی آلودگی کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے انتہائی واشگاف الفاظ میں ہدایات دیں جن میں زیادہ تر ہدایات کا تعلق زمین اور پانی کو آلودہ کرنے کی ممانعت سے ہے، اس کے علاوہ فضائی اور صوتی آلودگی کے بارے میں بھی اس زمانے میں مروجہ صورتوں کے حد تک ہدایات ملتی ہیں۔ تاہم سیرت طیبہ ﷺ چونکہ ایک وسیع باب ہے اس لئے آپ ﷺ کی دیگر بہت سی عمومی ہدایات کی روشنی میں ہر قسم کی ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ اور ان کا تدارک کے طریقے متعین کئے جاسکتے ہیں۔ ماحول کے تحفظ کے لئے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی ترغیب دی ہے، یعنی نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی بنیادی تاکید اس بات پر ہے کہ ماحول کو آلودہ ہی نہ کیا جائے۔ جیسا کہ ماقبل میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے تذکرے میں متعدد جگہ ہم نے ملاحظہ کیا کہ نبی کریم ﷺ ہر ایسے کام سے منع کرتے ہیں جس سے ماحول کے آلودہ ہونے کا خطرہ ہو۔ اس لئے جب ماحول آلودہ ہی نہ ہو گا تو اس کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی کا سد باب خود بخود ہو جائے گا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کا محور یہ ہے کہ اگر کسی بھی وجہ سے ماحول آلودہ ہو جائے تو کوشش کرنی چاہئے کہ اس آلودگی کو جلد از جلد دور کر لیا جائے۔

References

1 al-Qur'ān 54: 49.

2 ʿUthmānī, Muftī Muḥammad Shafīʿ, *Maʿārif al-Qurʾān*, (Karachi: Maktabat Maʿārif al-Qurʾān, April 2008), 8/237.

3 al-Qur'ān 15: 21.

4 ʿUthmānī, Muftī Muḥammad Taqī, *Āsān Tarjamah Qurʾān*, (Karachi: Maktabat Maʿārif al-Qurʾān, 1429 H), 2/803.

5 Gharābiyyah, al-Farḥān, *al-Madkhal ilā al-ʿUlūm al-Bīʾiyyah*, (ʿAmmān: Dār al-Shurūq, 1987), P. 13.

6 al-Faqī, Muḥammad ʿAbd al-Qādir, *al-Bīʾah: Mashākiluhā wa-Qaḍāyāhā wa-Ḥimāyatuhā min al-Talawwith*, (Cairo: Maktabat Ibn Sīnā, 1993), P. 10.

7 Iyyanki V. Muralikrishna, Valli Manickam Environmental Management: Science and Engineering for Industry, published by Butterworth-Heinemann, 1st edition 2017, chapter one-Introduction. Also: David D. Kemp, The Environment Dictionary, published by Routledge London and New York, 2nd edition 2002, at P. 129.

8 Hafiz Mujtaba Riza Ahmed, Mustafa Monjur, Environmental Degradation: An Islamic Perspective, *Social Science Review*, The Dhaka University Studies, Part-D, Vol.27, No. 1, June 2010, P. 3.

9 al-Qur'ān 21: 30.

10 al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī,* (Egypt: Dār Ṭawq al-Najāt, al-ṭabʿah al-ūlā, 1422 H), Kitāb al-Wuḍūʾ, Bāb al-bawl fī al-māʾ al-dāʾim, ḥadīth no. 239.

11 al-ʿĪdah al-Hilālī, *al-Wiqāyah al-Ṣiḥḥiyyah fī Ḍawʾ al-Sunnah al-Nabawiyyah*, (Jordan: Dār al-Ḥāmid li-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 2019), P. 46.

12 al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Wuḍūʾ, Bāb al-istinjmār witran, ḥadīth no. 162.

13 Ibid, Kitāb al-Ashriba, Bāb al-shurb min famm al-saqāʾ, ḥadīth no. 5628.

14 Ibid, Kitāb al-Ashriba, Bāb taghṭiyat al-ināʾ, ḥadīth no. 5624.

15 Muslim, Ibn al Hajjaj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 2014), Kitāb al-Masājid wa-Mawāḍiʿ al-Ṣalāh, (1/371), ḥadīth 5 (523).

16 Abū Dāwūd, Sulymān bin Ash'ath, *Sunan Abī Dāwūd*, (Beirut: al-Maktabah al-ʿAṣriyyah, 1999), Kitāb al-Ṭahārah, Bāb al-rajul yatabawwaʾ li-bawlih, ḥadīth no. 3.

17 Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Ṭahārah, Bāb al-nahy ʿan al-takhallī fī al-ṭuruq wa-al-ẓilāl, ḥadīth 68 (269).

18 al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, *Sunan al-Tirmidhī,* (Cairo: Maktabat Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī, 1395/1975), Abwāb al-Adab, Bāb mā jāʾa fī al-naẓāfah, ḥadīth 2799.

19 al-Bukhāri, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Ṣalāh, Bāb kaffārat al-buzāq fī al-masjid, ḥadīth 415.

20 Ibid, Kitāb al-Adab, Bāb qawl al-Nabī ﷺ bashshirū, ḥadīth 6128.

21 Ibid, Kitāb al-Ṣalāh, Bāb kanas al-masājid, ḥadīth 458.

22 Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-Ṭahārah, Bāb al-mawāḍiʿ allatī nahā al-Nabī ﷺ ʿan al-bawl fīhā, ḥadīth 26.

23 al-Bukhāri, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Muzāraʿah, Bāb man aḥyā arḍan mawatā, ḥadīth 2335.

24 Ibid, Kitāb al-Muzāraʿah, Bāb faḍl al-ghars wa-al-zarʿ, ḥadīth 2320.

25 Ibid, Kitāb al-Hibah, Bāb faḍl al-manīḥah, ḥadīth 2631.

26 Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Birr wa-al-Ṣilah wa-al-Ādāb, Bāb faḍl izālat al-adhā ʿan al-ṭarīq, ḥadīth 131 (2618).

27 Aḥmad ibn Ḥanbal, Imām, *Musnad Aḥmad*, (Beirut: Muʾassasat al-Risālah, 1421/2001), ḥadīth 12571.

28 Zhongchao Tan, Air Pollution and Greenhouse Gases, From Basic Concepts to Engineering Applications for Air Emission Control, published by Springer Canada, 1st edition 2014, P.3.

29 al-Bukhāri, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Istiʾdhān, Bāb lā tatruk al-nār fī al-bayt ʿinda al-nawm, ḥadīth 6294.

30 Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-Ṭahārah, ḥadīth 26.

31 al-Bukhāri, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Ṣalāh, Bāb mā jāʾa fī al-thawm al-nayy, ḥadīth 855.

32 Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-Ṭahārah, Bāb al-rukhsah fī tark al-ghusl yawm al-jumʿah, ḥadīth 353.

33 al-Nasāʾī, Aḥmad ibn Shuʿayb, *Sunan al-Nasāʾī*, (Ḥalab: Maktab al-Maṭbūʿāt al-Islāmiyyah, 1406/1986), Kitāb al-Ṭahārah, Bāb al-targhīb fī al-siwāk, ḥadīth 5.

34 Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-Libās, Bāb fī al-bayāḍ, ḥadīth 4061.

35 al-Nasāʾī, *Sunan al-Nasāʾī*, Kitāb ʿAsharat al-Nisāʾ, Bāb ḥubb al-nisāʾ, ḥadīth 3940.

36 al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Muzāraʿah, Bāb faḍl al-zarʿ wa-al-ghars, ḥadīth 2320.

37 al-Tirmidhī, *Sunan al-Tirmidhī*, Abwāb al-Birr wa-al-Ṣilah, Bāb mā jāʾa fī khuluq al-Nabī ﷺ, ḥadīth 2016.

38 Ibid, Abwāb al-Ṣalāh, Bāb mā jāʾa fī al-qirāʾah fī al-layl, ḥadīth 447.

39 al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Jihād wa-al-Siyar, Bāb mā yukrahu min rafʿ al-ṣawt fī al-takbīr, ḥadīth 2992.

40 Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-Aṭʿimah, Bāb ghusl al-yad qabl al-ṭaʿām, ḥadīth 3761.

41 al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb Badʾ al-Khalq, Bāb khams min al-dawwāb fawāsiq yuqtalna fī al-ḥaram, ḥadīth 3316.

42 Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Ṭahārah, Bāb al-nahy ʿan al-istinjāʾ bi-al-yamīn, ḥadīth 65 (267).

43 Ibid, Kitāb al-Ashriba, Bāb mā jāʾa fī laʿq al-aṣābiʿ wa-akl al-luqmah al-sāqiṭah, ḥadīth 134 (2033).

44 al-Qur'ān 2: 129.

45 ʿUthmānī, Āsān Tarjamah Qurʾān, P. 109.

46 al-Qur'ān 55: 8.

47 ʿUthmānī, Muftī Muḥammad Taqī, *al-Talawwuth al-Bīʾī wa-Asbābuh, in Majmūʿat al-Maqālāt al-ʿUthmāniyyah*, (Karachi: Maktabat Maʿārif al-Qurʾān, 2014), 2/ 247-251.

48 Hafiz Mujtaba Riza Ahmed, Mustafa Monjur, Environmental Degradation: An Islamic Perspective, *Social Science Review*, The Dhaka University Studies, Part-D, Vol.27, No. 1, June 2010, P. 7.

49 Mische, Christianity and Ecology, Seeking the Well-Being of Earth and Humans, Edited by Dieter T. Hessel, Rosemary Radford Ruether, published by Harward University Press, 2000, P. 592-593.

50 Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad Aḥmad*, ḥadīth 22105.

51 Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-Tarajul, ḥadīth 4160.

52 al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb Tafsīr al-Qurʾān, Bāb tabtaghī marḍāt azwājik, ḥadīth 4913.

53 Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad Aḥmad*, ḥadīth 3709.

54 ʿUthmānī, *al-Talawwuth al-Bīʾī wa-Asbābuh*, P. 814.

55 al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Jumʿah, Bāb al-jumʿah fī al-qurā, ḥadīth 893.

56 Muslim, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Kitāb al-Dhabaʾiḥ, Bāb al-amr bi-iḥsān al-dhabḥ, ḥadīth 57 (1955).

57 al-Ṭabarānī, Sulaymān ibn Aḥmad, *al-Muʿjam al-Awsaṭ,* (Cairo: Dār al-Ḥaramayn, N.D), ḥadīth 897.

58 al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb al-Jihād wa-al-Siyar, Bāb mā yataʿawwad bih min al-jubn, ḥadīth 2823.

59 https://www.epa.gov/education/what-environmental-education. Retrieved on May 2, 2020.

60 Mālik ibn Anas, Imām, *al-Muwaṭṭaʾ* (Abu Dhabi: Muʾassasat Zāyid ibn Sulṭān Āl Nahyān, 1425/2004), Kitāb al-Aqḍiyah, Bāb al-qaḍāʾ fī al-mirfaq, ḥadīth 2758/600.

61 Abū Dāwūd, *Sunan Abī Dāwūd*, Kitāb al-Aqḍiyah, Bāb fī al-qaḍāʾ, ḥadīth 3635.